۱۶. ایضا، ۱: ۲۱۵-۲

۱۷. ایضا، ۲: ۱۳۲

۱۸. محمد حمید اللہ ، پیش لفظ ، امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی ، کراچی ، ۱۹۸۳

۱۹. موفق ، ۲: ۱۳۳

۲۰. معجم المصنفین ، ۲: ۱۷۴

۲۱. خطیب بغدادی ، تاریخ بغداد ، بیروت ترجمہ وکیع بن الجراح

۲۲. خوارزمی ، ابو الموید محمد بن محمود ، جامع المسایند ، حیدرآباد دکن ۱۳۳۲ ، ۱ : ۳۳-۳۴

۲۳. موفق ، ۲: ۱۵۰

۲۴. ایضا ، ۱: ۹۰

۲۵. ایضا ، ۱: ۵۴

۲۶. کردری ، ۲: ۳

۲۷. ایضا، ۲: ۲۱۸

۲۸. موفق ، ۲: ۱۵۲

۲۹. ایضا ۱: ۶۷-۶۸

۳۰. کردری ، ۱: ۴۵۲

۳۱. ملا علی قاری ، مناقب الامام الاعظم ، حیدر آباد دکن ۱۳۳۲ ، ۴۷۳

۳۲. موفق ، ۲: ۶۸

۳۳. ایضا ۲: ۱۲۷

۳۴. گیلانی ، مولانا مناظر احسن ، امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی ، ۲۳۳

۳۵. موفق ، ۲: ۱۳۷

۳۶. شبلی نعمانی ، سیرۃ النعمان ، لاہور ، ۲۵۷

۳۷. موفق، ۱: ۱۲۲

۳۸. معجم المصنفین، ۲: ۵۵

۳۹. القرآن، المائدہ ۵: ۳۳ بالعموم مستبد حکمران اس آیت کا سہارا لے کر اپنے مخالفین کو سزائے موت دیتے تھے جب کہ احناف نے اس آیت کی تفسیر کو صرف ڈاکوئوں کے ساتھ مختص کر کے حکومت کی مخالفت اور ریاست کی مخالفت میں واضح خط امتیاز کھینچ دیا۔

۴۰. تفصیلات کے لیے دیکھیے: ہاشمی۔ محمد طفیل، امام ابو حنیفہ کی مجلس تدوینِ فقہ، اسلام آباد ۱۹۹۸،

عنوان: عدلیہ اور حکومت پر امام ابو حنیفہ کے انقلاب کا اثر

طبعی عوارض اور احکام شریعت میں تخفیف ور خصت

محمد شریف چودھری اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

طبعی عوراض اور شریعت کا مقصود

اگر کسی فرد کے جسم یا جسم کے کسی عضو میں نقص واقع ہو جائے تو وہ روز مرہ کے کام معمول کے مطابق کرنے سے قاصر ہوتا ہے اور یہ امر اسباب تخفیف رخصت میں سے ہے کیونکہ اگر اس سے اس بات کا تقاضا کیا جائے کہ وہ عارضہ کے باوجود سارے کام معمول کے مطابق کرے تو وہ مشقت میں پڑ جائے گا۔ اور یہ مشقت اس کے لئے بڑی ضرر رساں بھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ شریعت کا منشا یہ ہے کہ ضرر یا مشقت کو دور کیا جائے۔ قرآن میں ہے:

۱۔ یریداللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر(۱)

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ فرماتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں فرماتا

۲۔ یریداللہ ان یخفف عنکم و خلق الا نسان ضنعیفا (۲)

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تم سے (امور میں) تخفیف کرے اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

۳۔ مایر ید اللہ لیجعل علیکم فی الدین من حرج ولکن یرید لیطھر کم(۳)

اللہ تعالیٰ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔

۴۔ لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا (۴)

اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمایا:

ویضع عنھم اصر ھم والا غلل التی کانت علیھم (۵)

اور یہ پیغمبر ان پر سے ان کا بوجھ اتارتا ہے اور وہ طوق بھی جو ان پر پڑے ہوئے ہیں۔

شریعت کا مقصود یہ بھی ہے کہ مکلف عبادات میں دوام برتے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

قرآن میں ہے:

۶۔ الا المصلین الذین ھم علی صلاتھم دائمون(۶)

مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے بھی لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق عبادات کرنے اور ان میں دوام اختیار

کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

یایھا الناس خذ وا من الا عمال ماتطیقون فان ا الله لایمل حتی تملو ا (۷)

اے لوگو! اتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر دینے میں) سیر نہیں ہوتا تم ہی (عمل کرتے کرتے) سیر ہو جاؤ گے۔

حضور ﷺ نے مزید فرمایا: وان احب الا عمال الی ا الله مادام وان قل (۸)

بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب عمل وہ ہے جس پر عامل دوام اختیار کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

بندوں کے لئے شریعت کی رعایت انسانی طبیعت سے بڑی مطابقت رکھتی ہے کیونکہ اگر بندے کو کسی قسم کا کوئی طبعی عارضہ لاحق ہو تو ہو عارضہ عمل میں دوام اختیار کرنے میں مانع ہوتا ہے۔ تکلیف اگرچہ خفیف ہی ہو لیکن اس پر ہیشگی اسے مشقت بنا دیتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں 'جو راہب بن گئے تھے' فرمایا ہے:

فھا دعو ھا حق رعا یتھا (۹)

پھر جیسا اسے نبھانا چاہیے تھا' وہ نہ نبھا سکے۔

ضرر کے دور کرنے کے بارے میں فقہاء کا قول ہے:

الضر ر یزال (۱۰)

ضرر دور کیا جائے گا۔

اس بارے میں شاطبیؒ کا بیان ہے:

شریعت سے مجموعی طور پر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ایسی دکھ دینے والی چیزوں کو علی الاطلاق دفع کرنے کی اجازت دی گئی ہے تاکہ لاحق ہونے والی مشقت دور ہو اور ان حظوظ کی حفاظت ہو جن کی اس عمل میں اجازت دی گئی ہے' تاکہ لاحق ہونے والی مشقت کا احتمال ہو تو بھی اس سے بچاؤ کرنے کی اجازت ہے خواہ وہ واقع نہ ہو تاکہ بندے کے مقصود کی تکمیل ہو اور اس پر آسانی ہو۔ اس کی طرف توجہ میں خلوص کے تکمیل کی حفاظت ہو اور نعمتوں کا شکر بجا لا سکے"۔ (۱۱)

شاطبیؒ مزید لکھتے ہیں:

"ایسی مضر اشیاء جن کے دفع کرنے کی اجازی دی گئی ہے، ان میں بھوک، پیاس، گرمی، سردی، امراض کے دوران علاج معالجہ اور انسان یا دوسرے جانداروں کو ایذا دینے والی چیزوں سے بچاؤ اور متوقع آفات سے بچاؤ ہے تاکہ ان کی پیش بندی ہو سکے"۔ (۱۲)

● عبادات وافعال کے سرانجام دینے کے لئے چند طبعی عوارض جو تخفیف ورخصت کے مقتضی ہیں درج ذیل ہیں:۔

۱۔ اناثیت ۲۔ صغر سنی ۳۔ کہولت ۴۔ جنون
۵۔ تلمی ۶۔ تخارس ۷۔ نوم ۸۔ مرض
۹۔ سفر ۱۰۔ رق

ان کی مختصر وضاحت بحوالہ تخفیف ور خصت ذیل میں پیش کی جاتی ہے :-

۱۔ اناثیت (عورت ہونا)

جسمانی لحاظ سے عورت مرد کی نسبت کمزور واقع ہوئی ہے وہ ایسے مشقت طلب کام کرنے سے قاصر ہے جو مرد کر سکتے ہیں۔ اگر عورت کو ایسے مشکل کام کرنے پر مجبور کیا جائے تو وہ توالد انسانی جیسے اہم امور سرانجام دینے سے قاصر ہو جائے۔ مخصوص کام مخصوص حالات کے مقتضی ہوتے ہیں۔ اس لئے شریعت نے عورت کو کئی قسم کی رخصتیں عطا کی ہیں تاکہ اسے مردوں جیسی مشقت سے بچایا جا سکے۔ ذیل میں ایسی چند رخصتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ مردوں کی طرح عورت پر باجماعت نماز لازم نہیں (۱۳)
۲۔ عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں (۱۴)
۳۔ عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں جاکر نماز ادا کرنے سے افضل تر ہے (۱۵)
۴۔ عورت کو جہاد سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ (۱۶)
۵۔ عورت پر مرد کی طرح شہادت کی ذمہ داریاں نہیں مرد کے موجود نہ ہونے پر وہ گواہی پیش کر سکتی ہے۔ ایک مرد کے بجائے دو عورتوں کو گواہ بنایا جائے گا تاکہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔ (۱۷)
۶۔ حیض کے دنوں میں عورت سے نماز ساقط ہو جاتی ہے جبکہ وہ رمضان کے روزے کی قضا کرے گی۔ (۱۸)
۷۔ جنگ میں عورتوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (۱۹)
۸۔ مشقت سے بچانے کے لئے عورت پر جنازہ اٹھانا (چاہے میت عورت ہی کی ہو مناسب خیال نہیں کیا گیا۔ (۲۰)
۹۔ عورت پر جزیہ واجب نہیں (۲۱)
۱۰۔ غسل جنابت کے لئے عورت اگر گندھے ہوئے بالوں کو بغیر کھولے ان پر صرف پانی بہا دے تو اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے (۲۲)
۱۱۔ اگر کوئی مرد عورت پر بدکاری کا الزام لگائے اور خود اقرار کرے مگر عورت اپنے اوپر الزام سے

انکار کردے تو صرف مرد کو سزا دی جائے گی۔(۲۳)

۲۔ صغر سنی

صغر السن ہونا انسانی زندگی کی ایک حالت ہے جو اس کی ولادت سے لے کر سن بلوغت تک رہتی ہے۔ چھوٹی عمر میں انسان کے قوائے بشریہ تکمیل کو نہیں پہنچتے اس لئے اسے نابالغ سمجھا جاتا ہے۔ نابالغ شخص کے بالغ ہونے کی پہچان کبھی تو عمر سے ہوتی ہے اور کبھی بالغ ہو جانے کی علامات ظاہر ہونے سے ہوتی ہے۔

بلوغت کے بارے میں احناف کا مؤقف یہ ہے کہ مردوں میں بالغ ہونے کی علامت احتلام یا مادہ تولید کا خارج ہونا ہے اور عورتوں میں حیض کا آنا یا حمل کا قرار پانا ہے۔ اگر ان علامات میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو مرد و عورت کا بالغ ہونا ان کی عمر سے معلوم ہوگا۔ احناف کے نزدیک جب لڑکا یا لڑکی پندرہ سال کے ہو جائیں تو وہ بالغ ہو جاتے ہیں۔(الجزیری، کتاب الفقہ ج۲، ص ۳۵۰)

بچہ چھوٹی عمر میں کئی شرعی احکام کا مکلف نہیں ٹھرایا جاتا حتی کہ بالغ ہو جائے۔ اس بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"تین اشخاص سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔(ان پر گناہ لازم نہیں) نائم سے' یہاں تک کہ بیدار ہو جائے' مجنون سے' یہاں تک کہ اچھا ہو جائے' بچے سے' یہاں تک کہ بالغ ہو جائے"(۲۴)

نابالغ یا طفل کو ضرر سے بچانے کے لئے شریعت نے خصوصی احکام وضع کئے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:-

۱۔ چونکہ بچہ اپنے بارے میں نفع و نقصان کو سمجھ نہیں پاتا اس لئے وہ حدود' قصاص اور تعزیرات میں مسئول نہیں(۲۵)

۲۔ نابالغ کے امور سرانجام دینے کے لئے شریعت نے اس کے لئے ولی مقرر کیا ہے جو اس کی تربیت کرتا ہے۔(۲۶)

۳۔ ایسا بچہ جس میں ہنوز شعور نہیں ہے' اگر معاملہ بیع کرے تو وہ بیع منعقد نہ ہوگی۔(۲۷)

۴۔ بچہ عاقلہ میں شمار نہیں ہوگا اس لئے اس پر جزیہ عائد نہ ہوگا۔(۲۸)

۵۔ نابالغ کی طلاق واقع نہ ہوگی۔(۲۹)

۶۔ نابالغ لڑکا اجنبی عورت کی طرف دیکھ سکتا ہے یا خواتین میں جا سکتا ہے۔(۳۰)

۷۔ نابالغ کی قسم منعقد نہیں ہوگی۔(۳۱)

۸۔ نابالغ کے معاہدات منعقد نہیں ہونگے۔(۳۲)

۹۔ نابالغ کو جنگ میں قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔(۳۳)

۳۔ کہولت (بڑھاپا)

بڑھاپے کے لئے کوئی خاص عمر مقرر نہیں کی گئی بلکہ یہ کیفیت مختلف افراد میں مختلف درجے کی ہوتی ہے۔ البتہ جب کسی شخص کے اعضاء معمول کے کاموں میں معف محسوس کریں تو ایسے شخص کو بوڑھا کہا جائے گا۔ اور یہ حالت اسباب تخفیف میں سے ہے۔ شریعت اسلامیہ نے ایسے شخص کو چند رعایتیں دی ہیں۔ مثلاً :

۱۔ ایسا بوڑھا شخص جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو' وہ روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔(۳۴)

۲۔ کمزور اور ناتواں بوڑھے پر حج لازم نہیں۔ اس کے لئے حج بدل کیا جا سکتا ہے۔(۳۵)

۳۔ جنگ میں بوڑھے آدمیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔(۳۶)

۴۔ ضعیف آدمی اگر مسجد تک جانے کی ہمت نہ رکھتا ہو تو اس پر جمعہ اور باجماعت نماز واجب نہیں۔

۴۔ جنون

جنون بھی اسباب تخفیف و رخصت میں سے ہے۔ مجنون ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس کی عقل جاتی رہی ہو۔ نہ وہ لوگوں کی بات سمجھ سکے اور نہ دوسروں کو اپنی بات سمجھا سکے۔ مجنون کے لئے شریعت اسلامیہ کے وہی احکام ہیں جو صبی (بچے) کے بارے میں ہیں۔(۳۸)

البتہ پاگل مرد اور عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا۔(۳۹)

۵۔ تعمی (اندھاپن)

تعمی کے حامل شخص کو نابینا کہا جاتا ہے۔ ایسا شخص شریعت کے کئی احکام پر عمل پیرا ہونے سے عاجز ہوتا ہے۔ اس لئے کئی احکام میں رخصت دی گئی ہے۔ مثلاً :

۱۔ اندھے آدمی کو گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے۔(۴۰)

۲۔ نابینا پر حج' جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنا واجب نہیں۔(۴۱)

۳۔ قبلہ کا صحیح رخ بتانے کے لئے نابینا کے پاس کوئی شخص نہ ہو تو وہ ظن غالب سے کام لے کر نماز ادا کر سکتا ہے۔(۴۲)

۴۔ نابینا کو کسی معاملے میں عینی شاہد مقرر نہیں کیا جا سکتا۔(۴۳)

۶۔ تخارس (گونگاپن)

گونگے پن کی وجہ سے انسان کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ اخرس (گونگا) اپنا مافی الضمیر پوری طرح ادا کرنے سے قاصر ہوتا ہے' اس لئے بعض احکام کے لئے اسے رخصت مہیا کی گئی ہے۔ مثلاً :

۱۔ گونگے کا اشارہ معہودہ اس لئے حجت قرار دیا جائے گا کہ معاشرے میں اسکی ضرورت رہتی ہے۔(۴۴)

۲۔ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ گونگے کی شہادت قابل قبول نہیں ہے۔ اگر بالفرض اس کی شہادت ناگزیر ہو تو حدود کے مقدمات کے علاوہ دیگر مقدمات میں اس کی اشاراتی شہادت کو معتبر خیال کیا جائے گا۔(۴۵)

۳۔ گونگے کے لئے ضروری نہیں کہ نماز ادا کرتے وقت زبان سے الفاظ ادا کرے (ارکان کی بظاہر ادائیگی کافی سمجھی جائے گی)(۴۶)

۴۔ گونگے کے خلاف زنا کی گواہی کو قبول نہیں کیا جاتا۔(۴۷)

۵۔ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ گونگا شخص لکھ کر یا اشارے سے ارتکاب زنا کا اقرار کرے تو اس پر حد عائد نہ ہوگی۔ گو وہ اشارہ ایسا ہو جو سمجھ میں آجائے۔ لیکن صریحاً اقرار جرم نہ ہونے کے باعث (وقوع جرم میں) شبہ ہو جاتا ہے جو بدکار کو سزا سے بچا دیتا ہے۔(۴۸)

۷۔ نوم

نوم سے مراد نیند کی ایسی حالت جس میں انسان گردوپیش کے حالات سے بے خبر ہوتا ہے۔ نائم اگر نیند کی حالت میں کوئی فعل سرانجام دے رہا ہو اور بعد میں جاگنے پر اسے اس کی خبر بھی نہ ہو تو اس فعل کے بارے میں اس پر مسئولیت نہ ہوگی۔ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے : (یہ حدیث اگرچہ صغرسنی کے ذیل میں آچکی ہے مگر یہاں بھی اس کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے)۔

"تین اشخاص سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ نائم سے' یہاں تک کہ بیدار ہو جائے' مجنون سے' یہاں تک کہ اچھا ہو جائے' بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے"۔(۴۹)

سوتے ہوئے اگر نماز کا وقت گزر جائے تو نائم جاگنے پر قضا شدہ نماز ادا کرے گا۔ اگر نیند اس قدر طویل ہو جائے کہ ایک دن رات سے زیادہ وقت گزر جائے تو قضا شدہ نمازوں کی ترتیب قائم رکھنا لازم نہیں۔(۵۰)

۸۔ مرض

انسان کو زندگی میں کئی ایک امراض لاحق ہو سکتے ہیں پھر ہر مرض کی شدت کا درجہ بھی مختلف اوقات میں مختلف ہو سکتا ہے۔ عام طور پر مریض ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے سے قاصر ہو اور کھڑا رہنے کیلئے سہارے کا محتاج ہو۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں احناف کا مؤقف یہ ہے کہ مریض یا معذور آدمی قرأت اور رکوع کے وقت تشہد کی حالت میں بیٹھے۔ اگر وہ تشہد کی حالت میں بیٹھنے سے معذور ہے تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے' بیٹھ جائے۔ اگر رکوع و سجود اشارے سے کرلے تو سجدہ میں رکوع کی نسبت زیادہ جھکے۔ (الجزیری کتاب الفقہ ج۔ ا، ص ۴۹۸)

مریض' مرض کی حالت میں عبادات صحیح طریقے سے نہیں کر سکتا۔ اس لئے شریعت نے اسے کئی امور میں رخصت دی ہے۔ چند ایک رخصتوں کا مختصر بیان ذیل میں کیا جاتا ہے :

۱۔ مریض روزے کی قضا کر سکتا ہے۔ (۵۱)

۲۔ اگر مریض پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو تو وہ تیمم کر سکتا ہے۔ (۵۲)

۳۔ اگر مریض کو پانی نہ ملے (اگرچہ وہ اس کے استعمال پر قادر ہو) تو وہ تیمم کر سکتا ہے۔ (۵۳)

۴۔ مریض اگر کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر ادا کرلے۔ اگر بیٹھ ادا کرنے سے بھی عاجز ہو تو پھر لیٹ کر اشارہ سے ادا کرے۔ (۵۴)

۵۔ اگر مریض رکوع اور سجود کی طاقت نہ رکھے تو سر کے اشارے سے رکوع اور سجود کرلے اور تکبیر بھی کہے۔ (۵۵)

۶۔ اگر مریض بیٹھ نہیں سکتا تو چت لیٹ کر نماز پڑھ لے اور پاؤں کا رخ قبلہ کی طرف کرلے۔ (۵۶)

۷۔ اگر تندرست آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو لیکن اس دوران بیماری کا حملہ ہو جائے اور کھڑا رہنے پر قادر نہ ہو تو اس کو باقی ماندہ نماز بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ یا اشارہ کے ساتھ پوری کرلینی چاہیے۔ اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو پھر لیٹ کر نماز پوری کرلے۔ (۵۷)

۸۔ جو شخص کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھ رہا ہو' اگر درمیان میں تھک جائے اور درماندہ ہو جائے تو لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر نماز پڑھ سکتا ہے یا بیٹھ جائے اور نماز پوری کرلے۔ (۵۸)

۹۔ مریض سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے۔ (۵۹)

۱۰۔ اگر کوئی شخص مرض کے غلبہ کے تحت پانچ یا اس کے کم نمازوں کی مدت تک بے ہوش رہا

توہوش آنے پروہ نمازوں کی قضا کرے۔اگر پانچ سے زیادہ نمازیں قضا ہوئی ہوں تواس کے ذمہ ان کی ترتیب قائم رکھنا ضروری نہیں۔(۶۰)

۱۱۔ اگر مریض کے جسم پر زخم ہوں یا پھوڑے ہوں یا چیچک کے زخم ہوں اوراس پر غسل واجب ہو اوراسے یہ خطرہ ہو کہ غسل کرنا اس کے لئے مہلک یا نقصان دہ ہوگا تووہ تیمم کر سکتا ہے۔(۶۱)

۱۲۔ مریض اگر اشارے سے شہادت دے تو قابل قبول ہوگی۔(۶۲)

۱۳۔ مریض کا مرض اس کے لئے کفارہ گناہ بن جاتا ہے۔(۶۳)

۹۔ سفر

سفر وہ ہے جس سے احکام بدل جائیں۔شرعی حوالے سے مسافر بننے کیلئے جو چیز زیادہ اہم ہے وہ مقدارِ سفر ہے۔اس بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔مقدارِ سفر کیلئے یکطرفہ مسافت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

احناف کے ایک قول کے مطابق اگر سفر کی مسافت سولہ فرسخ تک ہو جائے تو ایسے سفر کیلئے قصر نماز ادا کی جائیگی (ایک فرسخ ۳ میل)اس طرح میلوں میں یہ فاصلہ ۴۸ میل بنتا ہے۔کلو میٹروں میں یہ فاصلہ ۷۷.۶ کلو میٹر بنتا ہے۔

احناف کے ایک دوسرے قول کے مطابق ۳ دن کی مسافت سفر میں شمار ہوتی ہے اور ایک دن میں ۵ فرسخ فاصلہ طے ہوتا ہے اس طرح کم از کم سفر کی مقدار ۴۵ میل بنتی ہے۔فرسخ فارسی لفظ "فرسنگ" کا معرب ہے۔عربی فرسخ تین عربی میلوں کے مساوی ہوتا ہے۔(الکاسانی، بدائع الصنائع ج۱، ص ۳۳۵)

امام مالکؒ سے سفر کی مقدار کیلئے چار برید کا قول مروی ہے اور ایک برید ۱۲ میلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔اسطرح ان کے نزدیک بھی کم از کم سفر کی مقدار ۴۸ میل ہے۔

امام شافعیؒ کے ایک قول کے مطابق سفر کا کم از کم فاصلہ ۴۶ میل اور دوسرے قول کے مطابق سفر کی مدت کم از کم دو دن ہے۔گویا ان کے دوسرے قول کے مطابق دو دن میں ۱۰ فرسخ فاصلے کیلئے ۳۰ میل کی مسافت بنتی ہے۔(الکاسانی،بدائع الصنائع ج۱، ص ۳۳۵)

حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک نماز قصر ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اس کی تاکید نماز باجماعت سے زیادہ ہے۔

دور حاضر میں یہ شرط نہیں کہ سفر کی مسافت مقررہ مدت ہی میں طے ہو۔اگر یہ فاصلہ اسّی

سے بہت کم وقت مثلاً کار یا ہوائی جہاز سے طے کر لیا جائے، تب بھی قصر کرنا صحیح ہو گا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ (الجزیری، کتاب الفقہ ج ۱، ص ۴۷۳)

مسافر کو سفر کے دوران مقیم جیسی سہولیات میسر نہیں ہوتیں اس لئے سفر بھی اسباب تخفیف ورخصت میں سے ہے۔ شریعت کی طرف سے مسافر کو مہیا کردہ چند سہولیات کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :-

۱۔ مسافر نماز کی قصر کرے۔ (۶۴)

۲۔ مسافر روزے کی قضا کر سکتا ہے۔ (۶۵)

۳۔ سفر میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ (۶۶)

۴۔ مسافر پانی میسر نہ آنے پر تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔ (۶۷)

۵۔ مسافر سفر کے دوران دو نمازوں کو جمع کر سکتا ہے۔ (۶۸)

۶۔ مسافر سواری پر نفل نماز ادا کر سکتا ہے چاہے سواری کا رخ قبلہ سے مختلف ہو جائے۔ (۶۹)

۷۔ مقیم ایک رات دن مسح (موزوں وغیرہ پر) قائم رکھ سکتا ہے۔ جبکہ مسافر تین دن رات تک۔ (۷۰)

۸۔ مسافر پر جمعہ لازم نہیں۔ (۷۱)

۹۔ مسافر سے صلوۃ العیدین ساقط ہو جاتی ہے۔ اگر پڑھ لے تو بہتر ہے۔ (۷۲)

۱۰۔ مسافر سے قربانی کا وجوب بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ (۷۳)

۱۱۔ سفر کی حالت میں مسافر کی جو نمازیں قضا ہو گئی ہوں' وہ مقیم ہونے پر دو رکعت ہی قضا کرے گا۔ (۷۴)

۱۲۔ مسافر جب اپنے شہر کی حدود (گاؤں' میونسپل کمیٹی' یا کارپوریشن کی حدود) سے باہر ہو جائے' تو وہ قصر کر سکتا ہے۔ (۷۵)

۱۳۔ اگر مسافر کسی شہر میں گیا ہے اور یہ ارادہ کرتا ہے کہ کل یا پرسوں یہاں سے چلا جاؤں گا' تو وہ مسافر ہی ہو گا' قصر کرے گا' خواہ اس ارادے میں اسے بہت وقت لگ جائے۔ (۷۶)

۱۴۔ اگر کوئی شخص سسرال جائے تو وہ مقیم کی طرح پوری نماز پڑھے گا۔ (۷۷)

۱۰۔ رق (غلامی)

"رق" سے مراد غلامی ہے۔ ایسا شخص جو کسی کی املاک کا حصہ ہو، غلام کہلاتا ہے۔ اس کیلئے خادم (مؤنث خادمہ) اور وصیف (مؤنث وصیفہ) کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں عام

طور پر اس کیلئے مملوک اور عبد کے الفاظ مستعمل ہیں۔ لفظ "عبد" کی ضد "حُرّ" (مؤنث حُرّہ) ہے یعنی آزاد مرد یا عورت۔

اسلام سے قبل ساری دنیا کی طرح عرب میں بھی غلامی کا رواج عام تھا۔ مگر اسلام میں ایسے اقدامات کئے گئے جن کی بناء پر غلامی کا رواج بہت کم ہو گیا اور دورِ حاضر میں تو غلامی کے خاتمے کیلئے جو اقدامات کئے گئے ان میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:-

۱۔ انسانوں کے دنیوی فرق مراتب کو قرآن مجید میں ایک عارضی اور غیر حقیقی شے قرار دیا گیا ہے۔ (سورۃ النحل: ۷۱، ۷۵)

۲۔ زکوٰۃ کے مصارف میں سے ایک اہم مصرف غلاموں کی آزادی کو قرار دیا گیا۔ (التوبہ: ۶۰)

۳۔ بعض کبیرہ گناہوں (مثلاً قتلِ خطاء) کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے۔ (النساء: ۹۲)

۴۔ حلف شکنی کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے۔ (المائدہ: ۸۹)

۵۔ ظہار کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے۔ (المجادلہ: ۳)

نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے ارشادات مبارکہ اور طرزِ عمل سے فک رقبۃ (غلاموں کو آزاد کرنے) کی تحریک شروع کی جو بڑی کامیاب رہی۔

کوئی شخص غلامی کی حالت میں خود مختار نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے آقا کے حکم کے تابع ہوتا ہے۔ اس لئے رق سے متعلق چند رخصتوں کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ اگر کوئی لونڈی اپنے آقا کی اجازت سے کسی حر سے نکاح کرے تو وہ (آزاد عورت کی طرح) مہر پانے کی مستحق ہے۔ اگر وہ بدکاری کی مرتکب ہو تو اسے آزاد شادی شدہ عورت کی نسبت آدھی سزا ملے گی۔ (۷۸)

۲۔ غلام پر جمعہ فرض نہیں۔ (۷۹)

۳۔ غلاموں کو فدیہ کی ادائیگی سے آزادی مل سکتی ہے۔ (۸۰)

۴۔ اگر مسلمان بچے کا باپ آزاد اور ماں اس کی مملوکہ لونڈی ہو تو بچہ آزاد سمجھا جائے گا۔ (۸۱)

۵۔ غلاموں اور لونڈیوں کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے انہیں میرا غلام یا میری لونڈی نہ کہا جائے بلکہ انہیں میرا لڑکا یا میری لڑکی کہا جائے۔ (۸۲)

۶۔ غلاموں کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا جائے انہیں ایسے ہی کپڑے پہننے کو دیئے جائیں جیسے خود پہنے جائیں۔ ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ (۸۳)

درج بالا طبعی عوارض کے لئے سہولیات کے بیان کے بعد ذیل میں تخفیف ورخصت کا مفہوم اور ان کی اقسام بیان کی جاتی ہیں تاکہ ان کی افادیت مزید واضح ہو سکے۔

تخفیف ورخصت

تخفیف :

معنیٰ و مفہوم

تخفیف کا معنی ہے بوجھ ہلکا کرنا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

یرید اللہ ان یخفف عنکم (۸۴)

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تمہارا بوجھ ہلکا کرے۔

تخفیف کے بارے میں راغب الاصفہانی کا بیان ہے۔

ترجمہ : " خففہ تخفیفا ' ہلکا کرنا 'استخفہ ہلکا سمجھنا' خف المتاع (سامان ہلکا ہونا)۔

اسی سے کلام خفیف علی اللسان 'کا محاورہ مستعار ہے۔ یعنی وہ کلام جو زبان پر ہلکا ہو۔ (۸۵)

رخصت :

معنیٰ و مفہوم

رخصت کے معنی سہولت کے ہیں۔ اگر کوئی کام اپنی نوعیت اور ہیئت کی نسبت آسان کر دیا جائے تو یہ رخصت ہے۔ امام غزالی کا قول ہے۔

والرخصہ فی اللستان عبارۃ عن الیسر السھولۃ ۔(۸۶)

مفہوم کے لحاظ رخصت یسر اور سہولت سے عبارت ہے۔

رخصت کی وجہ سے شریعت کے احکام میں سہولت پیدا کی جاتی ہے تاکہ مشقت میں کمی ہو جائے درج ذیل احادیث میں لفظ "رخصت" "سہولت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے :-

۱۔ حضرت حمزہ بن عمرو نے نبی ﷺ سے عرض کیا" میں سفر میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ کیا (سفر میں روزہ چھوڑنے پر) مجھ پر گناہ تو نہیں ہے ؟"اس پر آپ ﷺ نے فرمایا :

ھی رخصتہ من اللہ عزوجل (۸۷)

یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رخصت ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے سہولت اور رخصت مہیا کرنے کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ فعل قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

ان اللہ یحب ان توتی رخصتہ کما یکرہ ان توتی معصیتہ (۸۸)

اللہ تعالیٰ رخصت دینے کو اسی طرح پسند فرماتا ہے جس طرح معصیت اختیار کرنے کو نا پسند

فرماتا ہے۔

اس بارے میں علامہ شاطبی کا بیان ہے :

"اس حیثیت سے کہ عادی اعمال میں معمول بہ مشقتوں سے زائد کوئی مشقت مکلف پر واقع ہو جاتی ہے حتی کہ اس سے کوئی دینی یا دنیوی فساد رونما ہوتا ہے تو ایسی صورت میں شارع کا مقصود ایسی خارجی مشقت کو مجموعی لحاظ سے اٹھا دینا ہے۔"(۸۹)

اب ذیل میں تخفیف ور خصت کی اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

تخفیف کی اقسام

السیوطی نے اپنی "الاشباہ والنظائر" اور ابن نجیم نے اپنی "الاشباہ والنظائر" میں مختلف اعذار کی بنا پر تخفیف کی درج ذیل اقسام بیان کی ہیں:-

۱۔ تخفیف اسقاط

یعنی عذر کی وجہ سے کسی عمل کو چھوڑ دینا یا کسی عمل کا ساقط ہو جانا۔ مثلاً غلاموں' عورتوں' بچوں' بیماروں اور مسافروں پر جمعہ واجب نہیں۔ اسی طرح جو شخص شہر سے باہر ہو اس پر بھی جمعہ واجب نہیں جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتہ چلتا ہے۔

۱۔ عن عائشه زوج النبی ﷺ قالت 'کان الناس ینتابون الجمعة من منازلهم والعوالی (۹۰)

۱۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ لوگ اپنے ٹھکانوں اور ارد گرد کی بستیوں سے جمعہ کے لئے باری باری آتے تھے۔

۲۔ عن طارق بن شهاب عن النبی ﷺ قال الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة الاالاربعة: عبد مملوک او امراة اوصبی او مریض۔(۹۱)

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : جمعہ حق اور واجب ہے ہر مسلمان پر مگر چار افراد : بندہ جو غلام ہو' عورت' بچہ' یا بیمار چوری کا جرم ثابت ہو جانے پر چور کے ہاتھ کاٹ دینے کی سزا ہے مگر نبی کریم ﷺ نے سفر (عام سفر یا جہاد کا سفر) میں چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے سے منع فرمادیا۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے :

لا تقطع الایدی فی السفر(۹۲)

سفر میں (چوری کرنے پر) ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

۲۔ تخفیف تنقیص

اس سے مراد یہ ہے کہ بوجہ عذر افعال میں کمی کر دی جائے۔مثلاً سفر میں قصر کی اجازت ہے

"عن انسؓ قال صلیت الظهر مع النبی ﷺ بالمدینة اربعًا وبذیالحلیفة رکعتین"۔(۹۳)

حضرت انسؓ کہتے ہیں "میں نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز کی چار رکعت (فرض) پڑھیں اور ذوالحلیفہ (سفر کی حالت میں) کے مقام پر دو رکعتیں پڑھیں۔

سواری پر رکوع اور سجود اشارے سے کرنے کی اجازت ہے۔

عن عبدالله بن دینار قال کان عبدالله بن عمرؓ یصلی فی السفر علی راحلته اینما توجهت یومی و ذکر عبدالله ان النبی ﷺ کان یفعله(۹۴)

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر سفر میں اپنی سواری پر جدھر بھی منہ ہو جاتا اشارے سے نماز پڑھ لیا کرتے۔اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بتایا کہ نبی ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

۳۔ تخفیف ابدال

ایک فعل کی جگہ دوسرا فعل کرنے کی سہولت کو تخفیف بدل یا ابدال کہا جاتا ہے۔

مثلاً پانی نہ ملنے پر وضو کی جگہ تیمم کیا جا سکتا ہے۔قرآن مجید میں ہے :

وان کنتم مرضی اوعلی سفر اوجآء احد منکم من الغآئط اولمستم النساء فلم تجدوا مآءً فتیمموا صعیداً طیبا فامسحوا بوجوهکم وایدیکم ان الله کان عفواً غفوراً(۹۵)

اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں یا آیا ہے کوئی شخص تم میں جائے ضرور یہ سے یا پاس گئے ہو تم عورتوں کے۔پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو پاک مٹی کا پھر مسح کرو اپنے منہ کا اور اپنے ہاتھوں کا۔بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

عمران بن حصین کی درج ذیل روایت بھی تخفیف ابدال کو ظاہر کرتی ہے۔

ترجمہ "عمران بن حصین نے کہا ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔جب آپ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص علیحدہ ہے اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔تو آپ ﷺ نے پوچھا "اے فلاں شخص! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا"؟ اس نے کہا "مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے اور پانی نہیں ہے"۔آپ ﷺ

نے فرمایا" تمہارے لئے مٹی ہے اور وہ تمہیں کافی ہے" (یعنی تیمم کرو اور نماز پڑھو) (۹٦)

۴۔ تخفیف تقدیم

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی فعل کو اسکے وقت مقررہ سے پہلے انجام دیا جائے۔ جیسے کسی عذر کی وجہ سے ظہر کی نماز عصر کے ساتھ پڑھنا' اسی طرح مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرنا جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ظاہر ہے۔

۱۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کا ارادہ فرماتے 'ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر فرمادیتے' پھر سواری سے نیچے تشریف لاکر دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے اور جب کوچ سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر ادا فرماتے پھر سوار ہو جاتے۔ (۹۷)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں "میں نے نبی ﷺ کو دیکھا' جب آپ ﷺ کو سفر کے دوران میں چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز مؤخر فرمادیتے یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کو اکٹھا ادا فرماتے"۔ (۹۸)

۵۔ تخفیف تاخیر

اس سے مراد یہ کہ کسی فعل کا اپنے وقت کے بعد کرنا مثلاً ظہر کی نماز ذرا دیر سے عصر کی نماز کے ساتھ اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ ادا کرنا جیسا کہ درج بالا احادیث سے ظاہر ہے۔

٦۔ تخفیف ترخیص

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کام کے لئے رخصت عطا کرنا جیسا کہ قرآن میں ہے :

فمن اضطر فی مخمصه غیر متجانف لا ثم فان الله غفور رحیم۔ (۹۹)

ترجمہ : جو کوئی بھوک کی شدت سے حالت اضطرار میں ہو جبکہ وہ گناہ کی وجہ سے اس حرام کی طرف مائل نہ ہو (تو اس کے لئے) اللہ غفور اور رحیم ہے۔

درج ذیل احادیث بھی تخفیف ترخیص کی وضاحت کرتی ہیں :-

۱۔ ترجمہ : "جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ ان کے گھر والے حرہ میں محتاج تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی اونٹنی مر گئی یا اونٹ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسے کھالینے کی رخصت دی" (۱۰۰)

۲۔ ابو واقد اللیثی سے روایت ہے۔

ترجمہ : "اے اللہ کے رسول! میں ایسی جگہ ہوتا ہوں جہاں ہمیں بھوک لگتی ہے لیکن ہمارے

لئے مردار حلال نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نے ناشتہ نہ کیا ہو اور رات کو کچھ نہ کھایا پیا ہو اور نہ کوئی نباتاتی چیز ملے تو پھر تمہارا گزارا اس مردار پر ہے"۔(۱۰۱)

۷۔ تخفیف تخیر

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی فعل کی ہیئت میں تبدیلی کر دی جائے مثلاً حالت جنگ میں دشمن کے خوف سے بھاگتے وقت رکوع، سجود اور قبلہ کے رخ میں تبدیلی وغیرہ۔ قرآن میں ہے :

ترجمہ : "اے نبی ﷺ جب آپ ﷺ ان میں موجود ہوں، پھر آپ ﷺ ان (مسلمانوں) کے لئے نماز قائم کرنا چاہیں تو ان میں سے ایک گروہ تیرے ساتھ نماز قائم کرے، اور چاہیے کہ وہ اپنے ہتھیار اپنے پاس رکھیں۔ جب وہ سجدہ کر لیں تو تمہارے پیچھے سے چلے جائیں۔ پھر دوسرا گروہ آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی تھی تو پھر وہ تمہارے ساتھ نماز ادا کرے"۔(۱۰۲)

شاہ ولی اللہ کے درج ذیل بیان سے بھی اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔ ان کا کہنا ہے "اس اصل اور ضابطہ (مراد رخصت) کی بنا پر اندھیرے وغیرہ میں استقبال قبلہ میں تحری کی اجازت دی گئی ہے۔ اور اسی طرح کپڑا نہ ملنے پر ستر عورت، پانی نہ ملنے پر وضو چھوڑ کر تیمم کرنے، جو سورۃ فاتحہ نہ جانتا ہو، اسے دوسرا کوئی ذکر کر لینے، کھڑا نہ ہو سکنے والے کو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ لینے اور جھک نہ سکنے والے کو رکوع و سجود ترک کر دینے کی رخصتوں کو اس پر قیاس کر لیا جائے۔"(۱۰۳)

رخصت کی اقسام

مختلف حالات میں رخصت کو اس کی نوعیت کے اعتبار سے درج ذیل انواع میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ ممنوع کی اباحت

اس سے مراد یہ ہے کہ اضطراری حالت میں ممنوع فعل کو مباح جانا جائے مثلاً اکراہ کے تحت زبان سے کلمہ کفر کہنا جبکہ دل ایمان کے لئے مطمئن ہو۔ ارشاد الٰہی ہے :

ترجمہ : "جو کوئی ایمان لانے کے بعد کفر کرے سوائے اس کے کلمہ کفر کہنے پر اسے مجبور کر دیا جائے جبکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن (اگر) کفر پر اس کا قلب کھل گیا ہو ان پر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور ان کے لئے عذاب عظیم ہے"۔(۱۰۴)

حالت اضطرار میں کلمہ کفر کہنے اور جان کے ضیاع سے بچنے کے لئے السرخسی (م ۴۹۰ھ) رخصت و عزیمت کی طویل بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

فهذه رخصته له ان اقدم عليها لم يا ثم (۱۰۵)

یہ اس (مضطر) کے لئے رخصت ہے اگر وہ یہ اقدام (کلمہ کفر کہنا وغیرہ) کرتا ہے تو اس پر

گناہ نہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ حق بات پر ڈٹ جانے یعنی عزیمت اختیار کرنے کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں :

والاوّل عزیمته حتی اذا صبر حتی قتل کان مأجوراً(۱۰۶)

ترجمہ : پہلی بات (حق پر ڈٹ جانا) عزیمت ہے۔ یہاں تک کہ صبر کرے پھر قتل کر دیا جائے تو وہ اجر پائے گا۔

شدید بھوک لگنے پر مردار کا کھالینا وغیرہ اس اباحت میں شامل ہیں ایسی صورت میں اگرچہ وہ فعل بدستور حرام رہتا ہے مگر رخصت کی وجہ سے گناہ کی معافی ہوتی ہے۔ جسمانی نقص کے واقع ہونے پر بھی ایسی ہی رخصت ہوگی۔

۲۔ ترک واجب کی اباحت

اضطرار یا جسمانی نقص کی بعض حالتوں میں واجب یا فرض کے ترک کی اجازت ہے۔ ورنہ مکلف کو شدید مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً مسافر اور مریض کے لئے روزہ چھوڑنے کی اباحت قرآن میں ہے :

"فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر"(۱۰۷)

ترجمہ : پھر جو کوئی تم میں سے مریض ہو یا مسافر ہو تو اس پر (ان روزوں کی) گنتی ہے دیگر دنوں سے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس کو دائمی روزہ رکھنے سے منع فرمایا : جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے

"حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عبداللہ ! کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو ؟" میں نے عرض کیا" صحیح ہے اے اللہ کے رسول ﷺ "اس پر آپ ﷺ نے فرمایا :"لیکن ایسا نہ کرو روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو۔ کیونکہ تمہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گناہ ملے گا اور اس طرح ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا" لیکن میں نے اپنے اوپر سختی چاہی تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ میں نے عرض کیا" اے اللہ کے رسول ﷺ ! میں اپنے میں قوت پاتا ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا" پھر اللہ کے نبی داؤدؑ کا روزہ رکھو اور اس سے آگے نہ بڑھو" میں نے پوچھا اللہ کے نبی داؤدؑ کا روزہ کیا تھا" آپ ﷺ نے فرمایا" ایک

دن روزہ سے اور ایک دن بے روزے کے "بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو عبداللہؓ فرمایا کرتے تھے :

یا لتیبی قبلت رخصة النبی ﷺ(۱۰۸)

ترجمہ : کاش میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لیتا۔

۳۔ عقود کی اباحت

ایسے عقود جن کی لوگوں کو حاجت رہتی ہے 'اگرچہ اس سے مقررہ قواعد کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

اس کی مثال بیع سلم ہے جو بیع معدم ہے مگر چونکہ لوگوں کو اسکی حاجت رہتی ہے اس لئے شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔

۴۔ احکام شاقہ کی رخصت

ایسے احکام جن میں سخت مشقت پائی جاتی ہو' شریعت نے احکام کی رخصت دی ہے۔ جیساکہ درج ذیل احادیث سے واضح ہے :

نافع نے کہاکہ ابن عمر نے نماز کی اذان کہی ایک رات میں جو سردی اور آندھی کی رات تھی تو کہاکہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہاکہ رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب رات سردی اور بارش کی ہو تو اذان کے بعد کہہ دیا کرو پکار کر کہ گھروں میں نماز پڑھو۔(۱۰۹)

نبی کریم ﷺ نے ایک سفر میں دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے گرد جمع ہیں اور اس پر سایہ کیا جارہا ہے۔ دریافت فرمایا :"اسے کیا ہو گیا ہے"؟ لوگوں نے بتایا کہ "ایک روزہ دار آدمی ہے" تو آپ ﷺ نے فرمایا :

لیس من البر الصیام فی السفر(۱۱۰)

سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

غیر رمضان میں متواتر روزے رکھنے کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا :

من صامالابد فلا صام(۱۱۱)

جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا کوئی روزہ نہ رکھا۔

طبعی عوارض کے لئے تخفیف ورخصت کا اصول

شریعت میں تخفیف ورخصت کا یہ اصول ہے کہ جب بھی ضرریا اضطراری کیفیت یا طبعی عارضہ دور ہو جائے گا' تخفیف ورخصت بھی ختم ہو جائیں گی۔ اس کے لئے فقہاء کا قول ہے :

ماجاز بعذر بطل بزوالہ(۱۱۲)

جو چیز عذر کی بنا پر جائز ہو گی 'عذر ختم ہونے پر اس کا جواز ختم ہو جائے گا۔

حوالہ جات

۱۔ القرآن البقرہ ۲: ۱۸۵

۲۔ القرآن النساء ۴: ۲۸

۳۔ القرآن المائدہ ۵: ۶

۴۔ القرآن البقرہ ۲: ۲۸۶

۵۔ القرآن الاعراف ۷: ۱۵۷

۶۔ القرآن المعارج ۷۰: ۲۲، ۲۳

۷۔ البخاری الجامع الصحیح ج ۷ ص ۵۰ کتاب اللباس باب الجلوس علی العصر ونحوہ

۸۔ ایضاً

۹۔ القرآن الحدید ۵۷: ۲۷

۱۰۔ مجلۃ الاحکام العدلیۃ مادہ ۲۰

۱۱۔ الشاطبی الموافقات فی اصول الشریعہ ج ۲ ص ۱۹۰

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ البخاری الجامع الصحیح ج ۱ ص ۲۱۰ کتاب الصلوۃ باب خروج النساء الی المسجد باللیل

۱۴۔ ابو داؤد سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۰ کتاب الصلوۃ باب الجمعہ للملوکو المرأۃ

۱۵۔ " " ج ۱ ص ۱۵۵ کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد

۱۶۔ البخاری الجامع الصحیح ج ۳ ص ۲۲۰ کتاب الجہاد باب جہاد النساء

۱۷۔ القرآن البقر ۲: ۲۸۲

۱۸۔ البخاری الجامع الصحیح ج ۲ ص ۲۳۹ کتاب الصیام باب الحائض تترک الصوم والصلوۃ

۱۹۔ ایضاً ج ۴ ص کتاب الجہاد باب قتل النساء فی الحرب

۲۰۔ الکاسانی بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۷۲

۲۱۔ ابن اسلام کتاب الاموال ص ۳۷

۲۲۔ المسلم الجامع الصحیح کتاب الحیض باب حکم صغائر المغتسلہ عن ام سلمہ

۲۳۔ الجزیری کتاب الفقہ ج ۵ ص ۱۵۰

امام احمد نے اپنی صحیح میں اور ابو داؤد نے سہیل بن ابی سعید سے روایت کی ہے کہ ایک شخص

نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر ایک عورت کے ساتھ ارتکاب زنا کا اقرار کیا (اس عورت کا نام بھی اس نے بتایا) حضور ﷺ نے اس عورت کو طلب فرما کر اسے پوچھا تو اس نے انکار کیا۔ اس پر مرد کو سزائے زنا دی گئی۔ اور عورت کو چھوڑ دیا گیا۔ (اسے سزا نہ دی گئی) سنن ابی داؤد ج ۴، ص ۱۵۹ حدیث نمبر ۴۴۶۶

۲۴۔ ابو داؤد، سنن داؤد ج ۴، ص ۱۴۱ کتاب الحدود باب فی المجنون یسرق اویصیب حدا
۲۵۔ الجزیری کتاب الفقہ ج ۲، ص ۳۴۶
۲۶۔ ایضاً ج ۲، ص ۳۵۴
۲۷۔ ایضاً ج ۲، ص ۳۱۷
۲۸۔ ابن السلام کتاب الاموال ص ۳۷
۲۹۔ الجزیری کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۴، ص ۲۸۳
۳۰۔ القرآن، النور ۲۴: ۵۹
۳۱۔ الجزیری کتاب الفقہ ج ۲، ص ۶۲
۳۲۔ ایضاً ج ۲، ص ۳۴۷
۳۳۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۴، ص ۲۱ کتاب الجہاد باب قتل الصبیان فی الحرب
۳۴۔ المرغینانی، الہدایہ ج ۲، ص ۵۶۲ باب کیفیۃ القتال کتاب السیر
۳۵۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۲، ص ۲۱۸ کتاب المناسک باب حج المراۃ عن الرجل
۳۶۔ المرغینانی، الہدایہ ج ۲، ص ۵۶۲ کتاب السیر باب کیفیۃ القتال
۳۷۔ ایضاً ج ۱، ص ۱۶۹ باب الجمعہ حاشیہ عبدالحی لکھنوی
۳۸۔ الجزیری کتاب الفقہ ج ۲، ص ۳۴۶
۳۹۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۸، ص ۲۱ کتاب الحدود باب لا یرجم المجنون والمجنونۃ
۴۰۔ ایضاً ج ۱، ص ۱۶۳ کتاب الاذان باب الرخصۃ فی المطر والعلۃ
۴۱۔ ابن نجیم، الاشباہ والنظائر ص ۴۹۲
۴۲۔ السیوطی ایضاً ص ۲۵۰
۴۳۔ المرغینانی، الہدایہ ج ۳، ص ۱۶۰ کتاب الشہادت
۴۴۔ یضاً ج ۴، ص ۷۰۵ مسائل شتی
۴۵۔ الکاسانی، بدائع الصنائع ج ۶، ص ۶۳۶
۴۶۔ ایضاً ج ۶۳۴

۴۷۔ الجزیری، کتاب الفقہ ج ۵، ص ۸۷

۴۸۔ ایضاً ص ۸۷

۴۹۔ ابو داؤد، سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۴۱ کتاب الحدود باب فی المجنون یسرق اویصیب حدا

۵۰۔ الجزیری، کتاب الفقہ ج ۱، ص ۴۹۳

۵۱۔ القرآن، البقرہ ۲: ۱۸۴

۵۲۔ ایضاً المائدہ ۵: ۶

۵۳۔ القرآن، النساء ۴: ۴۳

۵۴۔ المرغینانی، الھدیۃ، ج ۱ ص ۱۶۱ کتاب الصلوۃ باب صلوۃ المریض

۵۵۔ عبدالرزاق، المصنف ج ۲، ص ۴۷۷

۵۶۔ ایضاً ص ۴۷۴

۵۷۔ المرغینانی، الھدایہ ج ۱، ص ۱۶۱ کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ المریض

۵۸۔ ایضاً ص ۱۶۳ ایضاً

۵۹۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۲، ص ۱۶۶ کتاب الحج باب الطواف بعد الصبح والعصر

۶۰۔ المرغینانی، الھدایہ ج ۱، ص ۱۶۳ کتاب الصلوۃ باب صلوۃ المریض

۶۱۔ الدار قطنی، سنن دارقطنی ج ۱، ص ۱۹۱

۶۲۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۳ ص ۸۷ا کتاب الوصایا باب اذا اومأ المریض براسہ اشارۃ

۶۳۔ ایضاً ج ۷ ص ۲ کتاب المرضیٰ باب ماجاء فی کفارۃ المرض

۶۴۔ القرآن، النساء ۴: ۱۰۱

۶۵۔ القرآن، البقرہ ۲: ۱۸۴

۶۶۔ ابو داؤد، سنن ابی داؤد ج ۲، ص ۲۴۵ کتاب الصوم باب صوم فی السفر حدیث نمبر ۲۴۰۶

۶۷۔ القرآن، المائدہ ۶: ۶

۶۸۔ المسلم الجامع الصحیح ج ۱، ص ۲۴۵ کتاب الصلوۃ المسافرین باب جواز الجمع بین الصلوتین

۶۹۔ ایضاً ج ۱، ص ۲۴۴ ایضاً باب جواز صلوۃ النافلہ علی الدابۃ

۷۰۔ النسائی، سنن النسائی ج ۱، ص ۸۳ باب توقیت فی المسح علی الخفین للمسافر

۷۱۔ الکاسانی، بدائع الصنائع، ج ۱، ص ۷۹۹

۷۲۔ ایضاً

۷۳۔ ایضاً

۷۴۔ المرغینانی 'الھدایۃ ج ۱'ص ۱۶۷ کتاب الصلوۃ باب صلوۃ المسافرین

۷۵۔ ایضاً ص ۱۶۶ ایضاً

۷۶۔ ایضاً ص ۱۶۶ ایضاً

حضرت عبداللہ بن عمرؓ آذربائی جان میں اسی طرح چھ ماہ تک ٹھہرے اور قصر ہی کرتے رہے۔(المصنف 'لعبدالرزاق ج ۲'ص ۵۳۳)

۷۷۔ احمد بن حنبل' مسند احمد بن حنبل 'ج ۱'ص ۱۰۰ مسند عثمان بن عفان حدیث نمبر ۴۴۵

حضرت عثمانؓ مکہ میں اسی وجہ سے مقیم کی نماز پڑھتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے ان عثمان بن عفان بمنى اربع ركعات فانكره الناس عليه فقال يايهالناس انى تاهلتب بمكة منذ قدمت وانى سمعت رسول الله ﷺ يقول : من تاهل ببلدٌ فليصل صلوة المقيم ۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے منیٰ میں چار رکعات نماز پڑھی تو لوگوں نے اعتراض کیا' حضرت عثمانؓ نے کہا اے لوگو! جب میں مکہ آیا تو میں نے نکاح کر لیا۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے 'جو شخص کسی شہر میں نکاح کرے تو اسے مقیم کی نماز پڑھنی چاہیے۔

(مسند احمد ج ۱'ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۴۴۵)

۷۸۔ القرآن 'النساء ۴ : ۲۵

۷۹۔ ابو داؤد 'سنن ابی داؤد ج ۱'ص ۲۸۰ کتاب الصلوۃ باب الجمعہ للملوک والمراۃ

۸۰۔ ابن السلام 'کتاب الاموال 'ص ۱۳۳'۱۳۴ حدیث میں ہے کہ عرب مردوں کو غلامی میں رکھنا ممنوع ہے۔ ایسے عرب مرد جو جاہلی رواجوں کے مطابق غلامی میں تھے' ان کے لئے حضرت عمرؓ نے فیصلہ دیا کہ انہیں فدیہ کی ادائیگی سے آزاد کیا جا سکتا ہے ۔(کتاب الاموال 'ص ۱۳۳'۱۳۴)

۸۱۔ المرغینانی 'الھدایہ ج ۲'ص ۳۴۳ کتاب النکاح باب نکاح الرقیق جیسے عباسی خلیفہ مامون الرشید اور کئی دیگر عباسی خلفاء (السیوطی' تاریخ الخلفاء ص ۴۲۰' ۴۵۰'۴۵۶ وغیرہ اردو ترجمہ از شمس بریلوی مدینہ پبلشنگ کمپنی جناح روڈ' کراچی ۱۹۷۶ء

۸۲۔ البغوی' ابو محمد الحسین بن مسعود' مشکوۃ المصابیح 'ص ۴۰۷ کتاب الادب 'باب الاسامی

۸۳۔ المسلم 'الجامع الصحیح ج ۲'ص ۵۲ کتاب الایمان باب صحبۃ الممالیک

۸۴۔ القرآن 'النساء ۴ : ۲۸

۸۵۔ راغب الاصفہانی' مفردات القرآن ص ۳۰۶

۸۶۔ الغزالی، المستصفی ج ۱، ص ۹۸

۸۷۔ السنائی، سنن النسائی، ج ۴، ص ۱۸۷ کتاب الصیام باب ذکر الاختلاف علی عروہ فی حدیث حمزہ

۸۸۔ احمد بن حنبل، مسند احمد حنبل ج ۲، ص ۱۲۲ عن ابی ھریرۃ

۸۹۔ الشاطبی، الموافقات ج ۲، ص ۱۹۶

۹۰۔ البخاری الجامع الصحیح ج ۱، ص ۱۲۲ کتاب الجمعہ باب این توئی الجمعۃ

۹۱۔ ابو داؤد، سنن ابی داؤد ج ۱، ص ۲۸۰ کتاب الصلوۃ باب الجمعۃ للملوک والمراۃ

۹۲۔ النسائی، سنن النسائی ج ۸، ص ۹۱ کتاب قطع السارق

۹۳۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۲، ص ۳۶ کتاب التقصیر الصلوٰۃ یقصر اذ خرج

۹۴۔ ایضاً ص ۳۷ ایضاً باب الایما علی الدابۃ

۹۵۔ القرآن، النساء ۴: ۴۳

۹۶۔ البخاری، الجامع الصحیح ج ۱، ص ۸۹ کتاب التیمم باب الصعید الطیب

۹۷۔ ایضاً ج ۲، ص ۳۹ ابواب التقصیر الصلوۃ باب یو خر النطہر الی العصر سفر وغیرہ پر نبی کریم ﷺ دو وقت کی نماز ایک وقت پڑھتے تھے۔ لیکن شارحین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ آیا یہ نمازیں ایک ہی وقت پڑھی جاتی تھیں یعنی ظہر، عصر کے وقت اور مغرب، عشاء کے وقت یا صرف ظاہر میں یہ ایک ساتھ ہوتی تھیں۔ ورنہ اس کا طریقہ یہ ہوتا کہ ظہر آخر وقت میں اور عصر ابتدائی وقت میں پڑھی جاتی تھی۔ ثانی الذکر شرح حنفیہ کی ہے۔ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ دونوں کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے گی اور اگر اذان صرف ایک مرتبہ کہی گئی لیکن اقامت دونوں کیلئے کہی گئی تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (تفہیم البخاری ج ۱، ص ۵۲۴ ترجمہ و تشریح ظہور الباری اعظمی دار الاشاعت اردو بازار، کراچی ۹۔

۹۸۔ ایضاً باب ھل یؤذن او یقیم اذا جمع۔۔۔۔

۹۹۔ القرآن، المائدہ ۵: ۳

۱۰۰۔ احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل ج ۶، ص ۹۲ حدیث جابر بن سمرۃ حدیث نمبر ۲۰۳۰۸

۱۰۱۔ احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل ج ۶، ص ۲۸۶ حدیث ابی واقد اللیثی حدیث نمبر ۲۱۳۹۴

۱۰۲۔ القرآن، النساء ۴: ۱۰۲

۱۰۳۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ ج ۱، ص ۲۵۸

۱۰۴۔ القرآن، النحل ۱۶: ۱۰۶